بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۴۷/ن

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درج ذیل مسئلے کے بارے میں:

ہماری مسجد کے بینک اکاؤنٹ میں مسجد کی خطیر رقم انٹرسٹ کی جمع ہے، موجودہ حالات میں جب کہ روز کھانے کمانے والا غریب طبقہ انتہائی پریشان ہے، اُس کے پاس کھانے، پینے کی اشیا تک نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں ارا کین مسجد انٹرسٹ کی یہ رقم ضرورت منداحباب میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کیا وہ اس طرح کر سکتے ہیں؟ جواب مرحمت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

مستفتی: محمد اسامہ، کرناٹک

موبائل نمبر: 9902839210

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۶۴۵/ن ۱۴۴۱ھ

الجواب وباللہ التوفیق:۔ بینک میں جمع شدہ رقم پر حسب ضابطہ انٹرسٹ کے نام سے جو سود دیا جاتا ہے، وہ شریعت کی نظر میں حرام وناجائز اور گندا مال ہے، اس کا ذاتی استعمال یا مسجد میں اس کا استعمال ہرگز درست نہیں؛ بلکہ ایسے حرام مال کا مصرف یہ ہے کہ بلا نیت ثواب غریب ومحتاج اور تنگ دست لوگوں کو دیدیا جائے؛ لہٰذا اگر کسی مسجد کے ارا کین، مسجد کے بینک اکاؤنٹ میں موجو انٹرسٹ کی رقم، لاک ڈاؤن کے موقعہ پر محتاج وتنگ دست اور پریشان حال لوگوں میں حسب ضرورت تقسیم کرنا چاہتے ہیں یا اس کے ذریعے انھیں راشن خرید کر دینا چاہتے ہیں تو اس میں شرعاً کچھ مضائقہ نہیں۔

ویردونها علی أربابها إن عرفوهم، وإلا تصدقوا بها؛ لأن سبیل الکسب الخبیث التصدق إذا تعذر الرد علی صاحبه (رد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء وغیره، فصل في البیع ۹: ۵۵۳، ط: مکتبة زکریا دیوبند)۔

قال شیخنا: ویستفاد من کتب فقهائنا کالهدایة وغیرها: أن من ملك بملك خبیث، ولم یمکنه الرد إلی المالك، فسبیله التصدق علی الفقراء........، قال: والظاهر إن المتصدق بمثله ینبغي أن ینوي به فراغ ذمته، ولا یرجو به المثوبة (معارف السنن، أبواب الطهارة، باب ما جاء: لا تقبل صلاة بغیر طهور ۱: ۳۴، ط: المکتبة الأشرفیة دیوبند)۔

افتی بعض أکابرنا أن للمسلم أن یأخذ الربا من أصحاب البنك أهل الحرب في دارهم، ثم یتصدق به علی الفقراء ولا یصرفه إلی حوائج نفسه (إعلاء السنن، ۱۴: ۳۷۲، ط: إدارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراتشی)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

[signature]
۱۴۴۱/۹/۱ھ = ۲۰۲۰/۴/۲۵ء، شنبہ

الجواب صحیح
[signature]
۱۴۴۱/۹/۲

الجواب صحیح
[signature]